۱۲۹۸ھ

احباب کا اعتقاد جمیل (اللہ تعالیٰ)، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی آل اور اصحاب کے بارے میں

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

امام) حسن وابوعبداللہ (حضرت امام) حسین۔ اور تمام مادرانِ اُمّت، بانوانِ رسالت (امہات المومنین، ازواج مطہرات) علی المصطفٰی وعلیہم کلہم الصلوٰۃ والتحیۃ (ان صحابہ کرام کے زمرہ میں) داخل کہ صحابی ہر وہ مسلمان ہے جو حالتِ اسلام میں اس چہرہ خدا نما (اور اس ذات حق رسا) کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسلام ہی پر دُنیا سے گیا (مرد ہو خواہ عورت، بالغ ہو خواہ نابالغ) ان (اعلیٰ درجات والا مقامات) کی قدر و منزلت وہی خوب جانتا ہے جو سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت و رفعت سے آگاہ ہے۔ (اس کا سینہ انوارِ عرفان سے منور اور آنکھیں جمال حق سے مشرف ہیں۔ حق پر چلتا، حق پر جیتا اور حق کے لئے مرتا ہے اور قبولِ حق اس کا وطیرہ ہے) آفتابِ نیمروز (دوپہر کے چڑھتے سورج) سے روشن تر کہ محب (سچا چاہنے والا) جب قدرت پاتا ہے اپنے محبوب کو صحبتِ بد (بُرے ہم نشینوں اور بدکار رفیقوں) سے بچاتا ہے (اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا مانتا ہے کہ) حق تعالٰی قادرِ مطلق (اور ہر ممکن اس کے تحت قدرت ہے) اور (یہ کہ) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اس کے محبوب وسید المحبوبین (تمام محبوبانِ بارگاہ کے سردار و سر کے تاج) کیا عقل سلیم (بشرطیکہ وہ سلیم ہو) تجویز کرتی (جائز و گوارہ رکھتی) ہے کہ ایسا قدیر (فعّال لما یرید، جو چاہے اور جیسا چاہے کرے) ایسے عظیم ذی وجاہت، جانِ محبوبی وکانِ عزّت (کہ جو ہوگیا، جو ہوگا، اور جو ہورہا ہے انھیں کی مرضی پر ہوا، انھیں کی مرضی پر ہوگا اور انھیں کی مرضی پر ہو رہا ہے، ایسے محبوب ایسے مقبول) کے لئے خیارِ خلق کو (کہ انبیاء و مرسلین کے بعد تمام خلائق پر فائق ہوں۔ حضور کا صحابی) جلیس و انیس (ہم نشین و غمخوار) و یار و مددگار مقرر نہ فرمائے (نہیں ہرگز نہیں تو جبکہ مولائے قادر و قدیر جل جلالہٗ نے انھیں، ان کی یاری و مددگاری، رفاقت و صحبت کے لئے منتخب فرمالیا تو اب) جو ان میں سے کسی پر طعن کرتا ہے جناب باری تعالٰی کے کمال حکمت و تمام قدرت (پر الزام نقص و ناتمامی کا لگاتا ہے) یا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غایت محبوبیت (کمال شان محبوبی) ونہایت منزلت (و انتہائے عزّت و وجاہت۔ اور ان مراتب رفیعہ اور مناصب جلیلہ) پر حرف رکھتا ہے (جو انھیں بارگاہِ صمدیت میں حاصل ہیں تو یہ مولائے قدوس تعالٰی شانہٗ کی بارگاہ میں یا اس کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب پاک میں گستاخانہ زبان درازی و دریدہ دہنی ہے اور کھلی بغاوت) اسی لئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ اللہ فی اصحابی، لاتتخذوھم غرضًا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ط ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ط ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ ط ومن اٰذی اللہ فیوشک ان یاخذہ ط خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں انھیں نشانہ نہ بنالینا میرے بعد جو انھیں دوست رکھتا ہے میری